مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۶)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۵- القدّوس:

یعنی تمام عیوب سے پاک اور منزّہ ——— "القدّوس" بھی اسمِ مبالغہ بر وزنِ "فعول" ہے[۱]۔ تمام فضائل ومحاسن سے ممدوح ذات "القدّوس" کے معنی ہیں۔ "قدّوس" کی وجہ تسمیہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرتے ہیں[۲] بعض نے اس کا معنیٰ "المبارک" بھی کیا ہے۔

"تقدیس" "تسبیح" کو شامل ہے، کیوں کہ "تسبیح" تمام عیوب ونقائص سے منزہ قرار دینے کا نام ہے۔ اسی طرح تسبیح، تقدیس کو شامل ہے۔ اس لیے کہ ہر مذموم صفت کی مکمل نفی، گویا ممدوح کی ہر قسم کی مدح کا اثبات ہے ——— مثلاً ہم کہتے ہیں کہ:

"لا شریك لهٗ ولا شبیه"

"اس (ذاتِ باری تعالیٰ) کا نہ کوئی شریک ہے نہ شبیہ!"

اس نفی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ویکتائی کا اثبات ہے ——— اسی طرح اگر ہم کہیں کہ:

"لا یعجزهٗ شیئ"

"اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی!"

تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے قادر وقوی ہونے کا اثبات ہے ——— یا مثلاً ہم کہتے ہیں کہ:

---

[۱] تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۳۔

[۲] دیکھئے مختصر تفسیر ابنِ کثیر ج ۳ ص ۴۷۹۔

"اِنَّہٗ لا یظلم احدًا!"

"وہ (اللہ تعالیٰ) کسی پر ظلم نہیں کرتا!"

تو یہ گویا اس کے تمام فیصلوں میں عادل ہونے کا اثبات ہے!

اسی طرح ہر قسم کی مدح کا اثبات، گویا ہر مذموم صفت کی نفی ہوگا۔ مثلاً اگر ہم کہیں:

"اِنَّہٗ عَالِمٌ"

"اللہ تعالیٰ عالم ہے!"

تو اس میں "جہالت" کی مذموم صفت کی نفی ہے!

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ" (کہہ دیجئے، وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے) میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس ہے جبکہ "لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ الخ" میں اللہ عزّ وجل کی تنزیہ اور اس کی تسبیح ہے ـــ اس تقدیس وتسبیح کا امتزاج اللہ ربّ العزت کی یکتائی، اس کی توحید کے اثبات، نیز اس کے شریک وشبیہ کی نفی کے معنوں پر مشتمل ہے۔

امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

"انّ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم بعث رجلاً علٰی سریّة، وکان لا یقرأ باصحابه فی صلاتھم ـــ تعنی یختم ـــ الّا بقل ھو اللہ احد، فلمّا رجعوا ذکروا ذالك لرسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم، فقال: سلوہ لایّ شئ یصنع ذالك؟ فسألوہ فقال: لانّھا صفة الرّحمان فانا احبّ ان اقرأھا، فقال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم: اخبروہ ان اللہ تبارك وتعالٰی یحبّه ـــ اخرجه البخاری[1]!"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کو ایک سریّہ پر بھیجا، جو ہر نماز (کی قرأت کے آخر) میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتا تھا۔ واپسی پر صحابہ کرامؓ نے اس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی تو آپؐ نے فرمایا، "اس سے پوچھو، وہ ایسا کس لیے کرتا ہے؟" صحابہ کرامؓ نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا، "اس لیے کہ یہ (سورۃ الاخلاص) رحمان کی صفت ہے اور اس

---

[1] دیکھئے "الاسماء والصفات"، ص ۳۸۔

کا پڑھنا میرے نزدیک انتہائی محبوب ہے۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، "اسے خبر پہنچادو کہ اللہ رب العزت بھی اس سے محبت کرتے ہیں!"

"القدّوس" کی عظمت میں حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) جنہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں گزاری، سے مروی ایک حدیث ہے، آپؓ اس رات کا حال یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپؐ اپنے بستر پر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، سرمبارک، آسمان کی طرف اٹھایا اور تین مرتبہ "سبحان الملک القدّوس" پڑھا۔ اس کے بعد آپؐ نے سورۂ آلِ عمران کی آیات "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" سے لے کر آخر سورۃ تک تلاوت فرمائیں[۱]۔"

"سُبُّوْحٌ" بھی "قُدُّوْسٌ" کے معنوں میں ہے ـــــ یعنی وہ ذات، جو ان تمام عیوب و نقائص سے منزہ ہے جو حادث اشیاء کو لاحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رکوع و سجود میں "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ"[۲] پڑھنا بھی ثابت ہے۔

حضرت ابیّ بن کعبؓ بیان فرماتے ہیں:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الوتر قال: سبحان الملك القدّوس[۳]!"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کا سلام پھیر کر پڑھتے: سبحان الملک القدّوس!"

ـــــ ہم اللہ رب العزّت سے، اس کی بہترین تسبیح و تقدیس بیان کرنے کی توفیق کے طالب ہیں!

---

[۱] الاسماء والصّفات ص ۳۸، الاذکار للنووی ص ۲۰۔

[۲] الاسماء والصفات ص ۳۷ ـــــ الاذکار ص ۴۲۔ سنن النّسائی ج ۲، ص ۱۴۹، ۱۷۸۔

[۳] الاذکار ص ۷۴۔

٦۔ السّلام :

مصدر ہے، سلامتی میں مبالغہ کی حد تک تعریف کے لیے آتا ہے ۔ یعنی ایسی سلامتی، جو مخلوق کو لاحق ہونے والے ہر قسم کے عیب، فنا وغیرہ سے قطعی مبرّا ہو۔ چنانچہ اللہ رب العزّت اپنی ذات، اپنی صفات اور اپنے افعال میں کامل سلامتی ہیں۔

"السّلام" دراصل "السّلامۃ" ہے، جیسے ہم کہتے ہیں :

"سَلِمَ، یَسْلَمُ، سَلَامَۃً وَسَلَامًا"

جنت کو "دارالسلام" اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ سلامتی کا ایسا گھر ہے، جہاں کسی آفت کا تصوّر بھی ناممکن ہے۔

بعض اہلِ علم نے "السّلام" کا معنیٰ کیا ہے :

"اَلْمُسَلِّمُ عبادہ عن المھالک"[1]

"اپنے بندوں کو ہلاکتوں سے سالم (ومحفوظ) رکھنے والا!"

۔ اسے "سَلَّم الخلق من ظلمہ" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی "اس نے مخلوق کو ظلم سے سلامتی عطا فرمائی ہے"

جب کہ بعض نے اس کا معنیٰ کیا ہے :

"اَلْمُسَلِّمُ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْجَنَّۃِ!"[2]

"جنت میں اپنے بندوں کو سلام پہنچانے والا!"

چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے :

"سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" (یٰسٓ : ۵۸)

"(جنت میں بندوں کو) مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا!"

میں کہتا ہوں، یہ تمام معانی، جو بیان ہوئے ہیں، سب کے سب اسی "السّلام" میں سمٹے ہوئے ہیں ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

---

[1] تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۳، الاسماء والصفات ص ۳۵، مختصر تفسیر ابنِ کثیر ج ۳ ص ۴۷۹۔

[2] دیکھئے فتح القدیر ج ۵ ص ۲۰۷۔

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ "

(الحشر: ۲۳)

"وہ اللہ، جس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی ہی سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے!"

ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے:

"کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلٰوتہ استغفر ثلاثا وقال: "اللّٰھم انت السّلام و منك السّلام، تبارکت یاذاالجلال والاکرام!"[1]

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز (فرض) سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے، پھر فرماتے: "اللّٰھم انت السلام... الخ!"— یعنی "اے اللہ تو سلامتی ہی سلامتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔ اے جلال و اکرام والے، تو بڑی ہی برکت والا ہے!"

جب کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے:

"کنّا نصلّی خلف النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فنقول: السّلام علی اللّٰہ، فقال النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم: ان اللّٰہ ھوالسلام، ولکن قولوا التّحیات للّٰہ والصّلوات والطّیّبات، السّلام علیك ایّھا النّبیّ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ، السّلام علینا وعلیٰ عباداللّٰہ الصّالحین، اشھد ان لّا الٰہ الّا اللّٰہ، و اشھد انّ مُحَمَّدًا عبدہٗ و رسولُہٗ!"[2]

"ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے تو کہا کرتے: "السّلام علی اللّٰہ" (اللہ تعالیٰ پر سلام ہو)۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "انّ اللّٰہ ھوالسلام!" (اللہ رب العزت تو خود "السّلام" ہیں)۔

---

[1] صحیح مسلم بحوالہ الاذکار ص ۵۸، الاسماء والصفات ص ۳۶۔

[2] صحیح بخاری ج ۹ ص ۲۰۷ - ۲۰۸ -

بلکہ یوں کہیے : التحیات للہ ..... الخ [1] یعنی :

"بدنی، قولی، مالی عبادتیں سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے نبیؐ، آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ــــ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں"!

۷۔ المؤمن :

یعنی وہ اللہ، جو اپنے بندوں سے کیے گئے وعدوں کو سچا کرنے والا ہے ــــ اس کا تعلق یا تو ایمان و تصدیق سے ہے اور یا امان سے۔ چنانچہ قیامت کے دن وہ اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے امن مہیا فرمائے گا۔ جب کہ "امن" "خوف" کی ضد ہے ــــ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ ہے :

"المصدق لرسلہ باظہار المعجزات"!

"معجزات کے ظہور کے ذریعے اپنے رسولوں کی تصدیق کرنے والا!"

ــــ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ :

"المصدّق للمؤمنین بما وعدھم من الثواب، والمصدّق للکافرین بما اوعدھم من العذاب [1]"

"مؤمنوں سے ثواب، اور کافروں سے عذاب کے وعدوں کو سچا کرنے والا (روزِ قیامت، عملاً ان پر مہرِ تصدیق ثبت فرمانے والا)"!

ــــ سبحانہ وتعالیٰ الصّادق الوعد الملک الحق المبین!

"پاک ہے وہ اللہ، بلند ہے، وعدوں کو سچا کرنے والا ہے، بادشاہ برحق ہے، (حق کو) ظاہر کرنے والا ہے!"

(جاری ہے)

---

[1] دیکھیے، مختصر تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۷۹، فتح القدیر ج ۵ ص ۲۰۷، تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۳۔